

"۱ نماز اور مراقبہ"

معزز خواتین و حضرات آج میں کچھ مراقبہ کے سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مراقبہ کیا ہے؟ مراقبہ کے بارے میں عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ مراقبہ کرنے والے لوگ عبادات سے دور ہوجاتے ہیں سمجھا یہ جاتا ہے لوگ اس بات کا پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جو اب تک مذہب میں نمایاں طور پر کہیں نظر نہیں آیا جبکہ اس بات سے بے فرقہ اور بے مسلک متفق ہے کہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریباً سات سال مکہ معظمہ میں غار حرا میں مراقبہ کیا یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نماز، روزہ حج فرض ارکان بنائے ہیں تو پھر مراقبہ کی کیا ضرورت ہے؟ جہاں تک سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غار حرا میں مراقبہ کرنا تو اس کے بارے میں یہ کہنا جاتا ہے کہ یہ اسلام سے پہلے کی بات ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک غار میں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر فرماتے تھے یا اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو جاننے اور پہچاننے کے لئے غور و فکر کرتے تھے ہم جب ارکان اسلام پر غور کرتے ہیں تو کسی بھی رکن کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس رکن کو پورا کرنے کی حکمت اہمیت ہے یا نہیں کہ بندہ کا اللہ سے تعلق قائم ہو ارکان اسلام میں کلمہ طیبہ کے بعد یا توحید پر ایمان لانے کے بعد سب سے زیادہ مسلسل اور متواتر جو عمل ہے وہ نماز ہے رمضان شریف سال میں ایک دفعہ آئے ہیں حج کا بھی یہی ہے کہ وہ بھی سال میں ایک ہی دفعہ ہوتا ہے حج کے سلسلہ میں یہ بھی ہے کہ صاحب استطاعت اگر آدمی ہے اس کے اوپر حج فرض ہے اور صاحب استطاعت وہ نہیں ہے تو اس کے اوپر حج فرض نہیں ہے رمضان شریف کے بارے میں بھی یہی ہے کہ اگر آدمی بیمار ہے، روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ قضا کر لے اور اگر وہ قضا بھی نہیں کر سکتا تو وہ روزہ کا کفار ادا کرے زکوٰۃ کی صورت حال یہ ہے کہ زکوٰۃ اگر انسان کے پاس مال و دولت جمع ہوگا جو بھی نصاب معین ہو گیا تو زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے اوپر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہمارے پاس جو مسلسل اور متواتر عمل ہے وہ صلوٰۃ ہے صلوٰۃ قائم کرو اور صلوٰۃ کا جو قیام ہے وہ کسی بھی طرح معاف نہیں ہے اگر آپ کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو آپ بیٹھ کر پڑھیں بیٹھ کر پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو آپ لیٹ کر پڑھ لیں لیٹ کر پڑھنے کی بھی آپ استطاعت نہیں رکھتے

تو اشاروں سے پڑھ لیں۔ یعنی یہ ایک ایسا فرض ہے جو تسلسل کے ساتھ ہے کہ آپ اللہ کو یا نہ ہوں آپ کو نماز کو قائم ہی کرنی ہے یعنی یہ ایک ایسا رکن ہے اسلام کا کہ یہ آپ کسی بھی طرح نماز سے فرار حاصل نہیں کر سکتے نماز جو فرض ہوئی ہے یہ بھی سب جانتے ہیں کہ یہ معراج جب حضور پاک ﷺ کو جب معراج ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہوئے جب نماز فرض ہوئی مراقبہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی سے پہلے کیا اور یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ قرآن کی پہلی آیت کا جو نزول خانہ کعبہ میں نہیں ہوا غار حرا میں ہوا تو اب یہ کہنا کہ مراقبہ جو اسلام سے پہلے کی چیز ہے تو اسلام سے پہلے تو حضور ﷺ بھی اسلام سے پہلے کہ میں ان کی امانت کا، دیانت کا، ان کے اخلاق کا سیرت طیبہ میں اگر حوالہ نہ دیں تو حضور ﷺ کی شخصیت کا جو ایک نور پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے کہ وہ بچپن میں بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے امین تھے صادق تھے عفو درگزر ان کے اندر تھا تو جب حضور ﷺ کی پوری سیرت طیبہ میں حضور ﷺ کا بچپن بھی شامل ہے، حضور ﷺ کے معجزات بھی شامل ہیں مائے حلیمہ کا واقعہ بھی شامل ہے حضور ﷺ کی پیدائش کا واقعہ بھی شامل ہے حضور پاک ﷺ کا کاروبار کرنا بھی شامل ہے تو جب حضور ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو سیرت طیبہ میں موجود ہے تو سات سال کا عرصہ، اور وہ سات سال کا عرصہ بھی وہ جس میں حضور پاک ﷺ تسلسل اور متواتر اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کیا اس کو ہم کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے مراقبہ کا مفہوم غار حرا کی زندگی سے اگر ہم سمجھنے کی کوشش کریں تو اس کا ایک ہی مفہوم نکلتا ہے کہ مراقبہ کا مطلب ہے غور و فکر کرنا مراقبہ کا مطلب ہے کھوج لگانا مراقبہ کا مطلب ہے غیب کی دنیا کے اندر داخل ہونے کے لئے ذہن کو تیار کرنا اور یہ معانی اور مفہوم اس لئے مستند ہے کہ غار حرا کے مراقبہ کے نتیجے میں سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر جو سب سے پہلے غیب منکشف ہوا وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی صورت میں ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور پھر حضور ﷺ سے قرآن پاک پڑھایا تو مراقبہ کا مطلب غور و فکر اس طرح کرنا کہ بندہ کا غیب سے اور اللہ تعالیٰ سے ربط اور تعلق قائم ہو جائے قرآن پاک میں دو سو سے زیادہ بار نماز کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں یہی فرمایا قائم کرو قرآن پاک میں ایک جگہ بھی یہ نہیں ہے کہ نماز پڑھو اور جب قرآن پاک کا تذکرہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن پڑھو اور اس میں غور و فکر کرو تو مقصد یہ ہے کہ جب قرآن کی آیت کو ہم سامنے رکھتے ہیں اور صلوٰۃ کے بارے میں تفکر کرتے ہیں تو اس کا ایک ہی مفہوم ہے کہ وہ یہ ہے کہ نماز ایک ایسا عمل ہے کہ جس عمل کرنے سے بندہ کا اللہ سے اور غیب سے تعلق جڑ جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح غار حرا میں سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جڑ گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے سارا قرآن حضرت

جبرئیل کے ذریعہ نازل ہوا تو مراقبہ کا مطلب یہ ہے کہ غیب کی دنیا سے اور غیب کی دنیا کے مالک، مظاہر کی دنیا کا بھی مالک ہے اللہ سے ربط اور تعلق قائم ہو جانا اب دنیاوی معاملات میں اگر آپ سوچ بچار کریں تو دنیا کا کوئی ایک کام بھی ایسا نہیں ہے کہ جو آپ بغیر غور و فکر کے ساتھ کرتے ہیں مثلاً آپ کو بھوک لگتی ہے تو پہلے آپ کو بھوک کا خیال آتا ہے وہ بھوک کا خیال ظاہر ہے آپ یہی کہیں گے غیب کی دنیا سے آتا ہے خیال نظر تو آتا نہیں ہے جو چیز نظر نہیں آئی وہ پردے میں ہے آپ کو خیال آتا رہے اور اس خیال کو وصول کر کے آپ عمل نہ کریں یعنی ربط قائم نہ کریں اس خیال سے تو آپ روٹی نہیں کھاسکتے صبح کو آپ بیدار ہوتے ہیں بیدار ہونے کے بعد آپ کو خیال آتا ہے کہ مجھے دفتر جانا ہے تو اس بات کو آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بھئی گھر سے آپ نکلاں، بس میں بیٹھوں، دفتر پہنچوں، وہاں جاکر کرسی پر بیٹھ گڈ، میز سامنے ہے تو اس کو اگر آپ یوں کہیں لیں کہ آپ نہ صبح کو بیدار ہونے کے بعد اپنے دفتر سے رابطہ قائم کر لیا تو اس کا مطلب بھی یہی ہوا کہ آپ دفتر میں جاکر بیٹھ گڈ اور آپ کام کرنے لگ گئے مراقبہ کا مطلب ہے کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے ایک ایسا عمل بار بار دہرائیں جس سے آپ کا اس چیز سے ربط اور تعلق قائم ہو جائے اب نماز کی حکمت یہ اگر آپ غور کریں تو سب سے پہلے نماز کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے کپڑے پاک صاف ہوں یعنی ایک اہتمام ہو رہا ہے ایک عمل کرنے کی اس کے بعد ضروری ہے کہ آپ با وضو ہوں اس کے بعد ضروری ہے کہ جس جگہ آپ صلوٰۃ قائم کریں وہ جگہ بھی پاک ہو بہت زیادہ شور شراب نہ ہو ماحول پاکیزہ اور صاف ستھرا ہو دیکھئے ناں آپ ایک کار میں چلے جارہے ہیں نماز کا وقت ہو گیا تو نماز کے لئے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ سڑک پر کھڑے ہو کر نیت باندھ لیں نماز کے لئے آپ کو جگہ کی تلاش ہوگی جگہ سے مراد ماحول ہے وہ ساری مساجد و نماز کے لئے ایک ماحول بناتی ہیں، سازگار کرتی ہیں اس کے بعد پھر آپ سارے ایک ماحول کو بنا کر آپ کھڑے ہو جائے ہیں کھڑے ہونے کے بعد آپ نیت باندھتے ہیں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ باندھ لیتے ہیں ہاتھ اٹھانے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نہ ہاتھ اٹھا کر اپنے آپ کو سرنڈر کر دیاں اور اس بات کا اعلان کر دیا کہ اب میں جس ہستی کے سامنے کھڑا ہوں وہ ہستی سب سے بڑی ہے اور اس کے سامنے کوئی بڑا نہیں ہے یعنی جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو دراصل آپ اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ اب میرے سامنے اللہ کے علاوہ کوئی بڑی ذات نہیں ہے ہر چیز چھوٹی ہے یہ اعلان کر کے آپ نیت باندھ لیتے ہیں نیت باندھنے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے اللہ کے سامنے خود کو پیش کر دیا ہے ہاتھ باندھ کر کہ اب میری اپنی کوئی ذات حیثیت نہیں ہے اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر بھی اعلان کر دیا اور ہاتھ باندھ کر بھی اعلان کر دیا تو وضو کرنا، جگہ کا پاکیزہ ہونا، اللہ کی بڑائی کا اعلان کرنا، خود کو سرنڈر کر دینا اس کو ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے اللہ کے ساتھ تعلق جوڑنے کے لئے یہ سارے کام کئے ہیں رابطہ جوڑنے کے لئے، تعلق جوڑنے کے لئے ہم نے یہ سارے

کام کئے اب جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ ذرا غور کریں ، اگر وضو کے ارکان میں تفکر نہ کریں وضو کے ارکان کو سوچ کے سمجھ کے پورا نہ کریں تو آپ کی وضو نہیں ہوتی یعنی تفکر شامل ہے وضو کرنے میں تفکر شامل ہے اگر آپ کے اندر وضو کرنے میں تفکر شامل نہیں ہے تو اب ایسا ہوتا ہے آپ ہاتھ ایک ہی دفعہ دھولیں نہ دھوئیں ڈائریکٹ منہ ہی دھولیں ناک میں پانی نہ ڈالیں ، کٹی نہ کریں مسح نہ کریں اور یہ سب کچھ آپ کس لئے کر رہے ہیں اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ اللہ سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ایک عمل کرنے جارہے ہیں یعنی نماز پڑھنے جارہے ہیں تو جب ہم یہ معانی نکالتے ہیں کہ مراقبہ کرنے کا مطلب ہے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ تو اب جب تعلق قائم کرنے کا ذریعہ مراقبہ کا ترجمہ ہوا تو بھائی پھر تو وضو بھی مراقبہ ہو گیا مسجد میں جانا اور اس ماحول کو اپنانا یہ بھی مراقبہ ہو گیا پھر جب آپ نے اللہ کے لئے خود کو سرنڈر کر دیا ہاتھ اٹھا کے نیت باندھ لی یہ بھی سب مراقبہ ہے نماز کے علاوہ دنیاوی معاملات میں آپ آجائیں اگر آپ کسی فرم میں ملازم ہیں تو آپ کی یہ ذمہ داری ہے جو ڈیوٹی آپ کے سپرد کی گئی ہے اسے آپ نہایت یکسوئی کے ساتھ پورا کریں اور اگر آپ اس کو یکسوئی کے ساتھ پورا نہیں کرتے تو وہ آپ کو ملازم نہیں رکھے گا آپ کو نکال دے گا کوئی اور رکھ لے گا مثلاً ایک اکاؤنٹنٹ ہے وہ حساب ہی صحیح نہیں کرتا تو ہوسکتا ہے کچھ دن وہ برداشت کر لے مالک ورنہ کہے گا میاں جاؤ کہ میں اور کام کرو وہ دوسرا آدمی رکھ لیگا دنیا کا کوئی بھی کام اگر آپ بغیر تفکر کے کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلا گا خراب تو نکل سکتا ہے نتیجہ اچھا کبھی نہیں نکلا گا آپ چھوٹے سے چھوٹا کام تفکر کے ذریعہ کریں اس کے نتائج ہمیشہ اچھے نکلیں گے بڑے سے بڑا کام آپ لاپرواہی پن میں کریں کبھی اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلا گا تو مراقبہ کا مطلب یہ ہے کہ غیب کی دنیا سے ، غیب کی دنیا میں فرشتے ہیں غیب کی دنیا میں سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں غیب کی دنیا میں تمام پیغمبران ہیں غیب کی دنیا میں اولیاء اللہ کی ارواح ہیں غیب کی دنیا میں آسمان ہے غیب کی دنیا میں جنت ہے ، دوزخ ہے ، اعراف ہے سبھی کچھ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ غیب کی دنیا میں اللہ میاں ہے تو اللہ میاں سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اللہ سے ملنے کے جو قواعد و ضوابط ہیں جو ذمہ داریاں ہیں ان کو آپ پورا کریں اور اس میں سب سے بڑی ذمہ داری جو ہے وہ غور و فکر ہے ، تفکر ہے اور مسلسل ایک کام کو بار بار دہرانا اب اللہ تعالیٰ کے لئے پانچ وقت نماز ادا کی جاتی ہے بار بار سجدہ کیا جاتا ہے بار بار رکوع کیا جاتا ہے بار بار الحمد شریف پڑھی جاتی ہے بار بار التحیات پڑھی جاتی ہے ایک ہی عمل ہے ناں یعنی پانچوں نمازوں میں عمل تو ایک ہی ہے ناں وضو کرنا ، نیت باندھنا ، رکوع کرنا ، سجدہ کرنا ، قعدہ ، قومہ ، جلسہ ، سلام سب اب آپ اس بات پر غور فرمائیں کہ اگر دنیاوی کاموں کی طرح اگر ہمارا دھیان ان کاموں میں نہ ہو مثلاً ایک خاتون روٹی پکارتی ہے اس کا

دھیان کے ہیں اور سالن یا روٹی صحیح پکے گا یا جل جائے گا؟ اب نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ روٹی پکانے میں بھی دھیان کی ضرورت ہے آپ کھانا کھارے ہیں، خبر نہیں کیا پتہ آپ کے منہ میں مکھی چلی جائے پانی پی رہے ہیں اگر آپ کے اندر اتنی فہم نہیں کہ پانی صاف ہے ستھرا ہے، سڑا ہوا ہے وہ پانی بجائے اس کے کہ آپ کو صحت بخشے آپ کو بیمار ڈال دے گی یعنی کوئی بھی کام ایسا نہیں کہ جس میں آپ کی فکر شامل نہ ہو اور وہ ٹھیک ہو جائے تو اب اگر کوئی عورت روٹی پکارتی ہے اور اس کی پوری یکسوئی روٹی پکانے میں ہے یعنی مراقبہ اگر ایک باپ اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں اولاد کی دیکھ بھال کرتا ہے تو جتنا دھیان وہ اولاد کی طرف دیتا ہے وہ یہ دھیان دینا بھی مراقبہ ہے مراقبہ کوئی شجر ممنوعہ نہیں ہے مراقبہ کا مطلب ہے کسی چیز میں دھیان دے کر اس کی کنز تک اس کی حقیقت تک پہنچنا مراقبہ کا مطلب سوچ بچار مراقبہ کا مطلب تفکر کرنا مراقبہ کا مطلب

concentration

اب آپ یہ غور فرمائیں اگر دنیاوی معاملات میں آپ کا

concentration

نہ ہو، کوئی بھی کام ہو کیا وہ ٹھیک ہوگا؟ نماز میں اگر آپ کا

concentration

نہیں ہوگا نماز بھی ٹھیک نہیں ہوگی یہ مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جو زندگی مسلسل..... لیکن یہ عمل جو ہم مسلسل دنیاوی کاموں میں کر رہے ہیں اس عمل کو اگر ہم مراقبہ کو، مراقبہ کے عمل کو، یعنی غور و فکر کے عمل کو، دھیان دینے کے عمل کو اگر ہم نماز میں بھی قائم کر لیں نتیجہ اس کا یہ نکلا گا ہماری جو نمازیں ہیں، نمازیں بن جائیں گی اور ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربط قائم ہو جائیگا مراقبہ کا مطلب ہے دھیان دینا اب ایک آدمی نماز پڑھتا ہے نماز میں اس کا دھیان نہیں کیا وہ عمل صحیح ہو گیا؟ کیوں بھئی؟ صحیح نہیں ہوا ناں اچھا اب کہہ دیجئے دھیان تو آتا ہی نہیں ہے وہاں تو صورت یہ ہے جیسے ہی نماز کی نیت باندھی تو بس ادھر ادھر کے خیالات آنے شروع ہو گئے بھئی یہ خیال آپ کو دفتر میں کیوں نہ آیا؟ آپ فلم دیکھنے بیٹھ جاتے ہیں تین تین گھنٹے تک بیٹھ رہتے ہیں وہاں کوئی خیال کیوں نہیں آتا؟ آپ کھانا کھانے بیٹھتے ہیں وہاں کھانے کے علاوہ کوئی خیال کیوں نہیں آتا؟ آپ مدرسہ میں اپنے بچوں کو بھیجتے ہیں، اسکول میں اگر بچہ کو اسکول میں مختلف خیالات ہی آتے رہیں تو بچہ تو بیس سال میبھی میٹرک نہیں کرسکتا یا کرسکتا ہے؟ اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اپنی دنیاوی زندگی میں ہم جو بھی کچھ کرتے ہیں اس میں دھیان دینے کی ہمیں پوری ضرورت پڑتی ہے کاروبار میں، اب ایک آدمی دکان میں بیٹھا ہوا ہے کپڑا ہے وہ بیس روپے گز کا ہے بیچتا ہے دس

روپہ گزبہ دھیانی میں کیا ہوا بھئی یہ بے دھیانی میں کام کر رہے ہیں آپ کیا  
 کہیں گے؟ دس روپہ کا کیوں دے دیا تو کہہ گا میرا تو ذہن وہاں تھا کہ اماں  
 مجھے یاد کر رہی تھیں وہ کہہ گاہے دکان نہ میں چلا گئی اماں کو روٹی بھی  
 چاہئے کتنی عجیب بات کہ اگر ہمارا دھیان مرکوز نہ میں ہوتا تو نماز میں نہ میں  
 ہوتا اس کا کیا مطلب ہوا؟ آپ یہ کہتے ہیں نماز میں بھئی خیال آئے ہی ہیں کیا  
 کریں آپ یہ کیوں نہ میں کہتے کہ بھائی دکان میں تو خیال آتا ہی کہہ کریں  
 کریں بھئی ملازمت میں تو خیال آتا کہہ کیا کریں بھئی روٹی پکاتے تو خیال آتا  
 کہہ روٹی روز جل جاتی کہہ تو کیا کریں بھئی بچہ اسکول میں جاتا کہہ اسے تو  
 ادھر ادھر کے خیالات آتے ہیں ، بیس سال ہو گئے ابھی پانچ کلاس بھی نہ میں پڑھا  
 بھئی کیا کریں یہ سوچنے کی بات کہ اب جب یہ کہہ جاتا کہہ بھائی آپ غور  
 کریں کہ آپ گھر سے بھی نکل آئے نماز کی نیت سے کہہ جب نماز کی نیت سے آپ  
 گھر سے نکل آئے تو آپ کا دھیان پورا نماز کی طرف کہہ اگر دھیان نہ ہوتا تو آپ  
 گھر سے ہی نہ نکلتے پہلی بات تو یہ کہہ اگر کوئی اور خیال آتا تو آپ ادھر کو  
 چل پڑتے بجائے مسجد جانے کہہ تو یہ آپ دھیان تو کہہ نہ مسجد کی طرف پھر  
 آپ نہ وضو بھی کیا اس میں بھی آپ کا دھیان کہہ پورا پورا آپ نہ جس طرح  
 وضو کہہ آداب ہیں اس طرح پورا کیا مسجد کہہ اندر بھی آگئے مصلیٰ پہ کھڑے  
 بھی ہو گئے اب جیسے ہی اللہ اکبر آپ نہ کہہ وپسے ہی خیالات آئے لگے اس کا  
 کیا مطلب ہوا؟ بھئی آپ سوچیں بتائیں بھئی آپ یہ کہہ میں بھائی خیال تو آئے  
 بیدنیہ کا کام نہ میں کر سکتے تو نماز ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں آپ پھر اسے غور  
 سے سنیں کہہ دنیا کا کوئی کام دھیان نہ بغیر مکمل نہ میں ہوتا اس کا نتیجہ  
 اچھا نہ میں نکلتا تو اس کا مطلب یہ کہہ واکہ آپ کو دھیان دینے کی پریکٹس حاصل  
 کہہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو پریکٹس حاصل کہہ کاروبار آپ کرتے ہیں ملازمت  
 آپ کرتے ہیں آپ کو جانا کہہ لائبریری ائریورٹ پہ جائیں اور جاکر آپ بیٹھ جائیں  
 کوئے کہہ اس میں کہہ ایسا تو کبھی بھی نہ میں ہوتا کہہ کیوں نہ میں ہوتا بھائی؟ بھائی  
 کیوں نہ میں ہوتا؟ آپ کا دھیان لگا ہوا کہہ اگر میں غلط جہاز میں بیٹھ گیا تو میں  
 لاہور نہ میں پہنچ سکتا راستہ خراب ہو جائے گا تو آپ یہ سوچ کہہ بتائیں کہہ آپ  
 کی دنیا کہہ کاموں میں بچپن سے لے کر بوڑھاپے تک اور موت تک کون سا ایسا کام  
 کہہ جو جس میں آپ کا دھیان شامل نہ میں ایک کام بتادیں بتائیں؟ اچھا اگر  
 کسی کا دھیان نہ میں کہہ تو آپ اس کو نفسیاتی مریض کہتے ہیں بھئی یہ ہمارا  
 بچہ کہہ ہر وقت پتہ نہ میں کیا سوچتا رہتا کہہ روٹی سامنے رکھی ہوتی کہہ  
 وہاں وہ سوچنے لگتا کہہ پانی پینے کی ضرورت پیش آتی کہہ پانی تو پیتا نہ میں  
 کہہ تو وہ کہہ میں اور چلا جاتا کہہ آپ کیا کرتے ہیں اس کا علاج؟ اس کو ڈاکٹر کو  
 دکھاتے ہیں نفسیاتی علاج کراتے ہیں اس کا کہہ تو سوال یہ کہہ جب نماز میں  
 آپ کا دھیان نہ میں لگتا تو آپ اپنا علاج کیوں نہ میں کرتے بھائی؟ اب جب کوئی اللہ  
 والا بندہ یہ کہہ کہہ کہہ بھائی نماز میں دھیان لگاؤ کہہ نماز کا مطلب ہی یہ کہہ کہہ  
 جب آپ نہ اللہ اکبر کہہ دیا تو آپ نہ اس بات کا اعلان کر دیا کہہ اب یہاں کوئی

چیز بڑی ہے۔ میں نے بڑا اللہ ہے میں بھی بڑا نہیں ہوں۔ پھر آپ نے ہاتھ بھی باندھ لیا کہ جی میں تو سرنڈر ہو گیا ہوں اب اللہ کے علاوہ کچھ ہے۔ میں نے پھر آپ کے لئے میں الحمد للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جو عالمین کا رب ہے۔ میرا بھی رب ہے۔ سب کا رب ہے الحمد للہ رب العالمین ... کہہ کر ہاتھ باندھ لئے اور آپ کو خیال آگیا کہ میرا سیٹھ سا ہونے کا بہت اچھا ہے اس نے میری ترقی کردی تو آپ انصاف سے بتائیں کہ آپ نے بڑا اللہ کو مانا یا اس سیٹھ سا ہونے کو؟ آپ کے لئے میں الحمد للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے جو مجھے رزق فراہم کرتا ہے جو مجھے پیدا کرتا ہے جو مجھے عقل و شعور دیتا ہے جو میرے لئے وسائل فراہم کرتا ہے سب تعریفیں اس کے لئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کہتے ہیں اللہ سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ اب جب نماز میں دھیان آگیا آپ کو کسی اور کا تو کون بڑا ہوا؟ ذرا زور سے بتائیں بھائی اللہ کیسے بڑا ہو گیا؟ کہاں سے بڑا؟ بڑا تو اللہ ہے اور اس کو مثال سے سمجھیں۔ تھانہ دار آپ کو بلالیتا ہے گھر سے بلالیتا ہے سپاہی بھیج کر ادھر آجاؤ تمہارا خلاف شکایت آئی ہے اب ایمانداری سے بتائیں کہ جب تک آپ تھانہ میں کھڑے رہیں گے آپ کو اس کے علاوہ کوئی خیال آئے گا کہ یار کس طرح یہاں سے نکلیں؟ کوئی خیال آئے گا اس کے علاوہ تو بھائی تھانیدار کی اہمیت ہوئی ہوگئی ناں اور آپ جب کہتے ہیں اللہ اکبر اللہ سے کوئی بڑا نہیں ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے علاوہ وہاں کوئی خیال آجائے پھر کیا ہوگا؟ اس کو کیا کہیں گے؟ یعنی آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ منافقت کر رہے ہیں اپنے ساتھ جب کوئی فقیر یہ بات کہتا ہے وہ کہتے ہیں نہیں نہیں وہ تو کہتے ہیں نماز نہ پڑھو ارے سبحان اللہ! نماز کیسے نہیں پڑھو نماز تو کسی طرح معاف ہے نہیں ہیں فقیر یہ کہتا ہے کہ جب اللہ نے آپ کو توفیق دے دی ہے جس نے آپ کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا ہے آپ کی زبان سے یہ کہلوادیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بڑا نہیں ہے آپ نے یہ زبان سے کہہ دیا ہے کہ تعریف کے لائق صرف اللہ ہے اب اللہ کے علاوہ کسی کا خیال نہیں آنا چاہئے وہ کہتے ہیں جی کیسے نہ بیان چاہئے بھئی ایسے نہیں آنا چاہئے جیسے دنیاوی معاملات میں نہیں آتا تھانیدار کی مثال میں نے آپ کو دی ہے آپ سوچ کے بتائیں کوئی اور خیال آئے گا اس کے علاوہ بھئی یہاں سے جتنے آپ کے جان پہچان کے ہوں وہ جہاں سے آپ کو مدد مل سکتی ہے سب یاد آجائیں گے آپ کو وہ مدد ہو نہ ہو لیکن آپ کا ذہن اس کے علاوہ بالکل کوئی بات نہیں سوچے گا کہ یار یہاں سے کس طرح نکلوں تو اس کا مطلب بھائی یہ ہوا کہ ہمارے دماغوں میں دنیا کی اہمیت زیادہ ہے کہتے ہیں اللہ ہمیں رزق دیتا ہے آپ یہ بتائیں کوئی آدمی اللہ کی اتنی عزت کرتا ہے جتنی مل مالک کی عزت کرتا ہے / نہ میں جواب دیں آپ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے اللہ میاں خود بھی کہہ رہا ہے کہ میں جو کچھ تم کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں تم چھپاتے ہو میں جانتا ہوں آپ ایمانداری سے بتائیں کہ اگر آپ کو یہ

شب بھی ہوجائے کہ کوئی آدمی آپ کو دیکھ رہا ہے آپ گناہ کرسکتے ہیں؟ پھر جو آپ یہ کہہ رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے گناہ کیسے ہوجاتا ہے؟ اس کا مطلب ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ زبان سے کہہ رہے ہیں ہمارے دل میں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... قولوا اسلمنا ... یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہاں مسلمان ہیں ولما یدخلواایمان فی قلوبکم ... لیکن ابھی دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا اس کا مطلب ہے مسلمان ہونا الگ بات ہے اور یہ بھی سعادت ہے اس میں کوئی شک نہیں مسلمان ہونا ایک بہت بڑی سعادت ہے بھئی کافروں سے، مشرکوں سے تو نکل گئے لیکن ایمان الگ چیز ہے ولما یدخلواایمان فی قلوبکم ... ابھی دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا تو جب دلوں میں ایمان ہی داخل نہیں ہوا تو یقین کہ ہاں سے ہوگا یہ تو ہوگیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، محمد ہے اس کے رسول ہیں مسلمان ہوگئے کلمہ شہادت بھی پڑھ لیا مسلمان ہوگئے نماز یاد کرلی، مسلمان ہوگئے لیکن کیا اللہ کے معاملات اور دنیا کے معاملات میں آپ کو کوئی فرق نظر نہیں آتا؟ آتا ہے یا نہیں آتا؟ کیا آتا ہے بناؤ؟ کیا فرق ہوتا ہے؟ دنیا کا ہر کام آپ یقین کے ساتھ کرتے ہیں اور اللہ کا جب کام آپ کریں گے کہ جی شیطان آگیا بھئی شیطان دنیا میں کیوں نہیں آجاتا؟ دنیاوی کاموں میں کیوں نہیں آپ کو خراب کرتا ہے وہ ایک صاحب نہ ہے تو ذرا سا عجیب سی ہی بات ہے ایک صاحب نہ سنایا تھا ایک صاحب اونٹ پر جارہے تھے تو انہوں نے کہا اونٹ کتنا خوبصورت اونٹ ہے اس کو پیار کرنا چاہئے اب وہ وہاں بیٹھے ہوئے گردن اتنی دور ہے اونٹ کو کیسے پیار کریں؟ انہوں نے بڑا اس کو چمکارا، پیار کیا، بلایا خود بھی جھکے کہ وہ اتنا لمبا فاصلہ تھا چلتے چلتے ایک درخت آگیا اور اس درخت میں سے ایک شاخ توڑلی اور اس کو اونٹ کو دکھائی وہ دیکھتے دیکھتے وہ جناب اونٹ نہ منہ کیا کھانے کے لئے وہ جب منہ قریب ہوا تو اس نے پیار کرلیا اونٹ کو تو کہنے لگا لاجول ولا قوۃ الا باللا العلی العظیم ... کیا یہ میں نے واسیت کی ہے کہ لگے فوراً شیطان آگیا اس نے کہا میرا پر دادا بھی قبر میں سے نکل آئے اس کے ذہن میں یہ ترکیب نہیں آسکتی تھی لاجول تم میرے اوپر پڑھ رہے ہو اگر آدمی غور و فکر کرے و مکر مکر واللہ خیر الماکرین ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بندے میرے ساتھ مکر کرتے ہیں، تدبیریں کرتے ہیں میں تو ان سے بہت اچھی تدبیریں جانتا ہوں اللہ نے آپ کو مسلمان گھر میں پیدا کیا اللہ نے آپ کو رسول اللہ کی امت بنایا اللہ نے آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے نماز یاد کی، قرآن پڑھا اللہ نے آپ کے اوپر یہ انعام و اکرام کیا کہ آپ نے اپنے گھر میں مصلیٰ لگا کر رکھا، مساجد بنائی اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ آپ نے وضو کیا پاک صاف ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی بھائی یہ تین حصے کام تو ایسے ہی ہوگیا اب ایک کام ہے کہ دھیان اللہ کی طرف دے دیں جب بھی کہتے ہیں بھئی دھیان اللہ کی طرف دیں تو کہتے ہیں میں نماز میں تو خیالات آتے ہی میں پھر وہی



سوال ہے کہ دنیاوی معاملات میں خیال کیوں نہیں آتا تو اللہ کے معاملہ میں اس لئے خیالات آتے ہیں کہ ہم نے کبھی اس طرف دھیان نہیں دیا کہ بھئی جب ہم دنیاوی معاملات میں یکسو ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں تو ہمیں پریکٹس سے اگر ہم اللہ کے معاملہ میں بھی یکسو ہونے کی کوشش کریں گے تو یکسو ہو جائیں گے مثلاً ایک آدمی ہے اس نے نیت باندھ لی اب اس کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں ابھی جیسے تھانیدار کی میں نے مثال دی کہ اس کے سامنے آدمی یکسو ہو سکتا ہے اللہ کے سامنے کیوں نہیں ہو سکتا بھائی؟ میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں آپ کو کوئی اور خیال آگیا دکان کا کہ آپ نے پھر دھیان لیا نہیں میں تو اللہ کے سامنے کھڑا ہوں پھر آپ کو خیال آگیا کاروبار کا پھر آپ نے دھیان لیا میں تو اللہ کے سامنے کھڑا ہوں یعنی آپ مسلسل اس بات کی پریکٹس کرتے رہیں کہ میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں یہی مراقبہ مراقبہ کا مطلب ہے تسلسل کے ساتھ ذہن کو ایک نقطہ پر مرکوز کرنا ذہن ہٹ جائے پھر لگالو اب یہ تصور شیخ کا مراقبہ کرتے ہیں تصور شیخ کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ کا ایک استاد ہے، پیر و مرشد ہے آپ اس کی طرف دھیان دے رہے ہیں کیوں دھیان دے رہے ہیں؟ آپ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ بھئی یہ اچھا آدمی ہے آپ کا یہ بھی خیال ہے کہ بھئی یہ اللہ کی باتیں بھی بتاتا ہے اگر ہم اس کی طرف مسلسل دھیان دیں گے تو ہم بھی اس جیسے ہو جائیں گے تو بھائی جب آپ سارے کام دھیان دے کر کر سکتے ہیں تو یہ اللہ کی طرف متوجہ ہونا کون سا مشکل کام ہے اچھا اب قرآن کی طرف آجائے قرآن میں ہر جگہ یہ نماز قائم کرو، صلوٰۃ قائم کرو، صلوٰۃ قائم کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے صلوٰۃ قائم کرو کا مطلب ہے کہ روحانی لوگ یہ بتاتے ہیں کہ صلوٰۃ کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا صلوٰۃ قائم کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرلو کہ رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق آپ کو مرتبہ احسان حاصل ہو جائے حضور پاک نے فرمایا کہ مومن کو مرتبہ احسان حاصل ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر مرتبہ احسان حاصل نہیں ہوا تو وہ بند مسلمان تو ہے مومن نہیں ہے اور مرتبہ احسان یہ ہے کہ دو صورتیں حضور پاک نے فرمائیں ایک یہ کہ بند خالق کو یہ دیکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے مرتبہ احسان کا ایک درجہ یہ ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور مرتبہ احسان کا بڑا درجہ یہ ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں حضرت اویس قرنی آپ کی خدمت میں آپ کو سب کو اس بات کا علم ہے کہ حضرت علی اور حضرت عمر فاروق جب لیکر گئے تھے آپ سب نے یہ سنا ہوا ہے قصہ تو کتنے لوگوں کو پتہ ہے یہ قصہ تھا اٹھائیں حضرت عمر اور حضرت علی لے کر گئے تھے ناں جب حضور کا حضرت اویس قرنی کی خدمت میں پہنچاں حضرت اویس سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کریں حضرت اویس نے فرمایا اے عمر! تجھے اللہ جانتا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا جی مجھے اللہ جانتا ہے اور کہنے لگے تو

بھی اللہ کو جانتا ہے؟ کہ نہ لگے میں بھی اللہ کو جانتا ہوں کہ نہ لگے اب تجھے کسی نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں تو غور طلب بات یہ ہے کہ اگر آپ کسی اسکول کے بچے کو یہ کہیں کہ بھائی تم اسکول جارہے ہو وہ ادھیان سے پڑھو ادھیان سے پڑھنا ضروری ہے وہ آکر کہے گا لو جی عجیب آدمی ہے مجھے اسکول جانے سے روک رہے ہیں تو جب خدا رسید بندے یہ کہتے ہیں بھئی نماز ادھیان سے پڑھو تو اس کا یہ مطلب کہ ہاں نکلا کہ نماز نہ پڑھو یا نکلتا ہے اس کا یہ مطلب؟ اور پھر وہی بات ہے کہ نماز تو آپ کسی حال میں چھوڑ نہیں سکتے یعنی بیٹھ کر نہیں تو لیٹ کر پڑھو تو وقت ہوا ہے مراقبہ کا مطلب یہ ہوا کہ آپ یکسوئی حاصل کرنے کی پریکٹس کریں تاکہ جب آپ اللہ کے لئے، نماز کے لئے، اللہ کے لئے جب کوئی کام کریں، نماز میں کھڑے ہوں تو آپ کا تعلق اللہ سے ایسا جڑ جائے کہ آپ اللہ کو دیکھیں اور اللہ آپ کو دیکھیں مراقبہ کر لیتے ہیں (اختتام)

خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 41

Track - 2

30:00

"۲" روح کا رقص"

"۳" سیرت طیبہ پر اجتماعی تفکر"

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

وما ارسلک الا رحمة للعالمین

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیم

ان اللہ و ملائکة يصلون على النبی ... یا یا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

.....درود ابراہیمی

حاضرین مجلس، روحانی ٹریننگ ورکشاپ بعنوان محمد رسول اللہ کے شرکاء الحمد للہ آپ سب حضرات و خواتین نے یک ذہن ہو کر سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں اور مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کیا ذہنی، دماغی اور روحانی صلاحیتوں سے رسول اللہ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہر شخص نے بقدر ظرف اس بات کی کوشش کی کہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرز فکر کیا ہے کیوں ہے اور خود سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے کائنات میں کس مقام اعلیٰ پر فائز ہیں فرشتوں کے لئے کس طرح روشنی اور نور ہیں اور بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے کس طرح راہ نجات ہیں کتاب محمد رسول اللہ جب سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کے لئے منظور نظر ہوئی ہے اس وقت سے ایک عجیب سماں ہے، ایک عجیب کیفیت ہے جو بند یا بندی اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں وہ رطب للسان ہے، خوش ہے کتاب کے مطالعہ کے بعد اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اس کے پس منظر میں سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ رسول اللہ کی رحمت، نسبت اور تصرف مجھ عاجز گنہگار بند پر محیط ہے اللہ تعالیٰ اس فیض کو، اس تصرف کو اور زیادہ فرمائے حضور قلندر بابا اولیا کی غلامی میں آنے کے بعد میرے ذہن میں کئی باتیں ایسی آئیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ ان باتوں کا عملی مظاہرہ ہونا چاہئے اس میں سے ایک بات یہ بار بار ذہن میں آتی رہی کہ رسول اللہ کی سیرت طیبہ پر حضور کے چاہنے والوں نے، حضور کے عشاق نے ہر گوشہ پر، ہر زاویہ سے اظہار خیال کیا لاکھوں کروڑوں صفحات حضور کی سیرت طیبہ پر لکھے گئے دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جس میں رسول اللہ کی سیرت طیبہ پر اظہار خیال نہ کیا گیا ہو بڑی بڑی لوگوں نے عرق ریزی کے ساتھ، محنت کے ساتھ، دل کی گرائیوں کے ساتھ رسول اللہ کی سیرت طیبہ پر ریسرچ کی اور کتابوں کا ایک کتب خانہ بن گیا جس طرح ہر مسلمان، حضور پاک کے ہر امتی کچھ نہ کچھ حضور کی سیرت طیبہ کو سمجھنا چاہتا ہے، کچھ نہ کچھ پڑھ لیتا ہے کوشش کرتا ہے کہ جتنا بھی ہو سکے عمل بھی کیا جائے عام مسلمانوں کی طرح، عام امتیوں کی طرح میرے ذہن میں بھی حضور پاک کی سیرت کا ایک نقش ابھر رہا تھا جب میں کتابیں پڑھتا تھا میرے ذہن میں ایک بات آتی تھی کہ رسول اللہ کی سیرت طیبہ کے سلسلے میں ہر پہلو پر لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں لیکن ابھی تک معجزات کی تشریح نہیں ہو سکی بار بار یہ خیال آنے کے بعد توفیق ابزدی سے مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ رسول اللہ کی نسبت، حامل علم لدنی، وارث حضور پاک، حضور قلندر بابا اولیا کے فیض سے یہ کام میں کر سکتا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور جتنے بھی میرے دوست احباب مجھے ملے ہر شخص سے، جس سے بھی میں تھوڑا بھی بے تکلف تھا میں درخواست

کی کہ یہ کام میں کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یہ غلط فہمی ہے کہ میں یہ کام  
 میں کرلوں گا لہذا آپ حضرات میرے لئے دعا کریں کہ کسی صورت سے اللہ  
 تعالیٰ مجھے اس میں کامیابی عطا فرمائے روحانیت کا ایک قانون ہے کہ جب  
 کوئی خیال کسی ایک نقطہ پر مرکوز ہو جائے اور اس خیال میں ارادہ شامل  
 ہو جائے اور ارادہ میں استحکام پیدا ہو جائے تو قانون قدرت کے تحت اس کا  
 مظاہرہ ہونا امر یقینی بن جاتا ہے تو جب میرے اندر یقین ..... روز  
 سونے سے پہلے میں نے بہت سی عاجزی، انکساری کے ساتھ سیدنا حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کو سلام و درود بھیجا اور اپنی اس خواہش کا اظہار کیا اللہ  
 کا کرم ہوا کہ مجھ جیسے گنہگار بندہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار  
 میں حاضری کی اجازت ملی اور میں نے رسول اللہ کے حضور درخواست پیش  
 کی یا رسول اللہ! منہ چھوٹا ہے، بات بڑی ہے، امت بھی آپ نے دینی ہے  
 صلاحیت بھی آپ نے عطا فرمائی ہے دل چاہتا ہے کہ سیرت طیبہ کا ایک اہم  
 پہلو معجزات، اس کی تشریح کی جائے یہ تو سب جانتے ہیں کہ چاند کے دو  
 ٹکڑے ہو گئے اور یہ بھی سب لوگوں کو علم ہے کہ پتھروں نے کلمہ پڑھ لیا  
 لیکن ایسا کس طرح ہو گیا اس لئے کہ یہ موجود دور جو سائنس کا دور کہلاتا  
 ہے اس میں جب تک کوئی بات حجت اور دلیل کے ساتھ نہیں کی جائے لوگوں کے  
 اذہان قبول نہیں کرتے حضور پاک نے بہت سی محبت اور شفقت سے مجھے  
 عاجز کو دیکھا میں نے رسول اللہ کی چشم مبارک میں جو خوشی دیکھی جو  
 انوار و تجلیات مشاہد کئے اس سے میرا انگ انگ سیراب ہو گیا اور میں مسرور  
 و شادان ہو کر بہت سی خوشی کے ساتھ اللہ پیروں دربار سے پھر اس عالم  
 ناسوت میں آگیا اور اس کے بعد سے مجھے پھر یہ یقین ہو گیا کہ یہ کام اللہ  
 تعالیٰ مجھ سے کرادیں گے لہذا اس کام کو کرنا چاہئے لیکن صورت حال یہ  
 ہوئی کہ جب بھی میں نے اس کام کا ارادہ کیا تو میرے اوپر ایک خوف سا طاری  
 رہا اور وہ میں نے جب غور کیا کہ یہ مجھے کس قسم کا خوف ہے کیا صورت  
 حال ہے؟ تو میں نے یہ نتیجہ مرتب کیا کہ اصل میں یہ ادب و احترام کا خوف  
 ہے کہ میں ایسا نہ ہو جائے کہ قلم سے کوئی ایسا لفظ لکھا جائے جس میں بے  
 ادبی اور گستاخی کا شائبہ ہو اگر ایسا ہو گیا تو کتاب لکھنا تو الگ بات ہے دین  
 بھی گیا، ایمان بھی گیا بہر حال یہ کشمکش چلتی رہی میں اپنے دوستوں سے  
 دعائیں کراتا رہا اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی مکہ مدینہ کا سفر آسان  
 ہو گیا وہاں جاکر بھی میں نے یہ دعا کی اور قصہ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے  
 فضل و کرم سے یہ کتاب لکھی گئی میرے اوپر جو انعامات ہیں اللہ تعالیٰ کے وہ  
 بڑے عجیب ہیں آپ نے ایک کتاب پڑھی ہوگی روحانی علاج تو روحانی علاج میں  
 جتنے بھی عملیات ہیں، یا نقش ہیں، یا علاج ہیں وہ سب حضور قلندر بابا  
 اولیا کے لکھوائے ہوئے ہیں اس میں میرا کچھ بھی نہیں ہے میں صرف ایک  
 منشی ہوں، ایک کاتب ہوں ہوتا یہ تھا کہ جب کوئی مریض آتا تھا تو حضور  
 قلندر بابا یا تو اسے کچھ پڑھنے کو بتا دیا کرتے تھے یا نقش لکھ کے دیا کرتے تھے تو

چونکہ وہ نقش میں ہی دیتا تھا مریضوں کو تو میں نے ایک کاپی بنا لی تھی تو جب وہ نقش لکھتے تھے مریض کو دیتے تھے تو وہ کاپی میں سامنے کردیتا تھا اس میں بھی نقل فرمادیا کرتے تھے تو اس طرح وہ ایک کتاب بن گئی مجھے شوق ہوا کہ بھئی یہ تعویذ اور اعداد یہ کیا چیز ہیں تھوڑا سا میں نے پڑھا، کتابیں لایا بازار سے بڑی بڑی کتابیں لیکر آیا، پڑھا تو عجیب میرے اوپر حیرت ہوئی کہ اس کتاب میں تو وہ کوئی تعویذ نہیں ہیں نہ میں نے اس مرض کا جو علاج ہے وہ کتاب میں نہیں ہے منفرد ہے، الگ ہے تو ایک روز میں نے حضور قلندر با سے عرض کیا کہ حضور یہ جو اس میں تعویذات ہیں، یہ جو اس میں عملیات ہیں اس کتاب میں وہ کہیں کسی کتاب میں تو ملتی نہیں ہے آپ کسی کتاب میں دیکھتے ہیں آپ کو اتنا سارا کس طرح یاد ہوگئے تو مسکرائے اور مسکرا کر فرمایا کہ نہیں نہ مجھے یاد ہے آپ کو یہ کتاب میں اس لئے نہیں ملیں گے کہ میں کتاب سے لکھتا ہی نہیں تو میں نے عرض کیا کہ حضور پھر کیسے لکھتے ہیں آپ؟ تو وہ کہتے ہیں میرے پاس کوئی مریض آتا ہے اور میں تشخیص کرتا ہوں کہ اس کو فلاں مرض ہے تو میں لوح محفوظ پر دیکھتا ہوں کہ اس مرض کا علاج کیا ہے جو لوح محفوظ میں دیکھتا ہوں وہ نقش لکھ کر مریض کو دے دیتا ہوں اور آپ کو لکھ کر کاپی میں دے دیتا ہوں تو اس طرح یہ کتاب روحانی علاج مرتب ہوئی یعنی اس کتاب میں جتنے بھی امراض کا علاج ہے دراصل وہ لوح محفوظ سے براہ راست منتقل ہوا ہے اس کتاب کو میں نے ترتیب دیا ترتیب دینے کے بعد خیال آیا کہ اس کتاب کا انتساب حضور خواجہ غریب نواز کے نام سے کرنا چاہئے پھر خیال آیا کہ داتا صاحب کے نام سے کرنا چاہئے پھر خیال آیا نانا تاج الدین ناگپوری کے نام سے کرنا چاہئے مختصر یہ کہ ذہن کسی ایک جگہ ٹھہرا نہیں تو اس سے میں عجیب زچ ہو گیا کہ بھئی کیا بات ہے میرا ذہن ٹھہرتا کیوں نہیں ہے تو ایک روز مغرب کے بعد

1

/D, 1/7

میں، میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لکھ رہا تھا لکھتے لکھتے کتاب کا خیال آیا کہ اس کا کیا نام رکھنا چاہئے تو بیٹھے بیٹھے وہ میں نے تکیے کے اوپر سر رکھ دیا جیسے سجدے میں آدمی چلا جاتا ہے غیر اختیاری طور پر مجھے نیند آگئی سو گیا میں خواب دیکھا کہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دربار ہے اور میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں سات آٹھ سال کا یا چھ سال کا اور میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے تو میں دوڑا ہوا رسول اللہ کی خدمت بابرکت میں دوڑا ہوا گیا اور میں نے بالکل بچپن کے انداز میں عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے ایک کتاب لکھی ہے جیسے بچہ کوئی الف بنادیتے ہیں، کوئی لکیر بنادیتے ہیں کتاب میں اور اپنے والدین کو دکھاتے ہیں تو حضور پاک نے مسکرائے اور اس کتاب کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا یہ روحانی علاج کا تذکرہ کر رہا ہوں جیسے ہی حضور پاک نے

اس کتاب پر ہاتھ رکھا میری زبان سے الفاظ ادا ہوئے... بحضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام انتساب... بحضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فوراً میری آنکھ کھل گئی وہ میں نے کاغذ پر لکھا اور بڑا خوش ہوا اور لکھا اس لئے ایسا نہ ہو میں کہیں بھول جاؤں تو دوسری دفعہ پہلی دفعہ روحانی علاج کے سلسلہ میں رسول اللہ کا فیض برا راست حاصل ہوا خواب میں اور دوسری مرتبہ یہ کتاب محمد رسول اللہ نے اس کے اوپر خوشنودی کا اظہار فرمایا تو یہ جو آپ لوگ سب کہتے ہیں یہ ابھی آپ کے مقررین بھی آئے تھے مفتی نعیمی صاحب، ڈاکٹر رشید صاحب، ڈاکٹر نور محمد صاحب کے کتاب کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ آدمی اس دنیا میں ہی نہیں رہتا اور یہ عظیمی صاحب نے ایسا کر دیا اور عظیمی صاحب نے ایسا کر دیا شیخ نے ایسا کر دیا شیخ نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا یہ اصل میں رسول اللہ کی پسندیدگی ہے جو انسان کے اندر میں اتر جاتی ہے کتاب پڑھ کر اور جب رسول اللہ کی پسندیدگی کسی انسان کی روح میں اتر جاتی ہے تو روح سرشار ہوجاتی ہے روح رقص میں آجاتی ہے روح چونکہ ساری کائنات کی ایک روح ہے ایک روح کے روپ کروڑوں اربوں ہیں اگر کسی ایک بندہ کی روح رقص کرتی ہے تو چونکہ روح تو کائنات کی اربوں کھربوں سنکھوں ہے روح رقص میں ہوتی ہے وہی وجہ ہے کہ جب ہم اس کتاب کو اٹھاتے ہیں مقدس و مطہر اور پاکیزہ سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری روح رقص میں آجاتی ہے ہماری روح سرشار ہوجاتی ہے اور یہ رسول اللہ کی اپنی محبت ہے حضور پاک کی اپنی رحمت ہے اپنی نسبت ہے اور اس نسبت کے جو پیچھے یا اس نسبت کے پس منظر میں جو چیز کام کر رہی ہے وہ میرے مرشد حضور قلندر بابا اولیا کا تصرف اور فیض ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ کتاب کو پڑھا اس کے اوپر تبصرہ کیا اس تبصرہ میں بے شمار باتیں ہیں تو نہیں سنیں لیکن آپ حضرات نے جتنے لوگ ہوتے ہیں اتنی ہی گہرائی میں آپ غوطہ لگائیں گے تو نئے نئے موتی چنیگے تو آپ کے سامنے بھی نئی نئی باتیں آئیں تو یہ بھی کوئی آپ کا کمال نہیں ہے آپ کا وصف نہیں ہے جس طرح اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ، رسول اللہ کی منظوری کے بعد مجھ جیسے گنہگار بندہ نے رسول اللہ کی سیرت طیبہ کو کاغذ پر منتقل کر دیا اسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے رسول اللہ کی سیرت طیبہ کا اجتماعی مطالعہ کیا سیرت طیبہ پر گہرائی میں تفکر کیا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ تفکر اجتماعی ہوا انفرادی نہیں ہوا انفرادی تو ہے لیکن ایسا انفرادی ہے جس میں اجتماعیت شامل ہے جتنا آپ خوش ہوسکیں یہ خوش ہونے کا مقام ہے جتنا آپ اپنے آپ کو سعید سمجھ سکیں اس سے کہیں زیادہ آپ سعید ہیں کہ اللہ نے آپ کو رسول اللہ کی سیرت طیبہ کو پڑھنے کا موقع عطا فرمایا اور ذہنی یکسوئی کے ساتھ جب تک کسی چیز کے بارے میں محبت نہ ہو جب تک کسی چیز سے دل چسپی نہ ہو جب تک کسی چیز

کی اہمیت نہ ہو اس وقت تک آدمی اس چیز میں اناہمک پیدا نہیں کرتا تو یہ  
 محبت ہے اور محبت کا جب تذکرہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ... یحبہم  
 کحب اللہ ولذین امنوا اشدوا حب اللہ ... کہ جو لوگ میرے محبوب بندہ محمد  
 رسول اللہ سے محبت کرتے ہیں وہ جتنی محبت کرتے ہیں اس سے میں کہیں  
 زیادہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں ظاہر ہے خالق کائنات جب کسی سے  
 محبت کرے گا تو ہر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے خالق کائنات کل ذہن  
 ہے خالق کائنات کہ ذہن میں جو چیز آجائے گی وہ ساری کائنات میں نشر  
 ہوجاتی ہے میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نہ جو آج توفیق عطا فرمائی ہے اکھٹے  
 بیٹھنے کی تو آپ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ مرکزی مراقبہ ہال کراچی میں  
 چھوٹی سی جگہ ہے لان میں ہم لوگ بیٹھے ہیں وہاں ہم نے علمی استعداد  
 بڑھائی ہے وہاں ہم نے حضور پاک سے کہ بارے میں سوچ و بچار کیا تو اگر آپ اس  
 بات کا یقین ہے اور یقین نہ ہونا کفر کہ برابر ہے اللہ تعالیٰ نہ فرمایا ہے جو  
 میرے بندوں سے جتنی محبت کرتا ہے میں اس سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہوں  
 تو یہ سارا وقت جو آپ نے یہاں گزارا ہے آپ نے نہیں سمجھنے کہ یہ چھوٹی  
 سی زمین کہ ٹکڑے پر یہ وقت گزار دیا عالمین میں آپ نے اسی طرح وقت گزارا  
 ہے جس طرح آپ نے یہاں گزارا ہے فرشتوں نے آپ کا ساتھ دیا اللہ کے اولیاء اللہ  
 کی ارواح نے آپ کا ساتھ دیا اس لئے کہ جب رسول اللہ کا ذکر خیر ہوتا ہے  
 تو پوری کائنات کا ہر فرد جو اللہ سے محبت کرتا ہے، رسول اللہ کے ذکر میں  
 شریک ہوجاتا ہے آج کا یہ وقت نہایت مبارک اور سعید ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں  
 ایسی سعادت عطا فرمائی ہے کہ جس سعادت کی وجہ سے فرشتے بھی ہمارے  
 شریک ہوئے اللہ تعالیٰ نے بھی ہم سے محبت فرمائی ہے اولیاء اللہ کی ارواح  
 بھی ہمارے طرف متوجہ ہوئیں اب ہمارا کام یہ ہے کہ جتنا کچھ ہم نے پڑھا  
 ہے، جتنا کچھ ہم نے سمجھا ہے، جو کچھ تفکر سے ہم نے اخذ کیا ہے، اس پر  
 ہمارا عمل ہو اور انشاء اللہ جیسے جیسے ہم رسول اللہ کی سیرت طیبہ  
 پر غور و فکر کریں گے اس پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں گے اسی  
 مناسبت سے ہم میں رسول اللہ کا قرب حاصل ہوگا اور جیسے جیسے رسول  
 اللہ کی ہمیں قربت حاصل ہوگی اسی مناسبت سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب  
 ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی ہمت دے، توفیق دے کہ ہم حضور  
 قلندر بابا اولیاء کے روحانی مشن کو، یعنی رسول اللہ کے مشن کو، توحید کے  
 مشن کو، روحانی مشن کو آگے بڑھانے میں سب مل جل کر دام، درم، قدم،  
 سخن ایک دوسرے کے ساتھی ہوں، ایک دوسرے کے مددگار ہوں اور یہاں بھی  
 سرخروئی حاصل ہو اور وہاں بھی سرخروئی حاصل ہو ورکشاپ کے شرکاء کا  
 میں مشکور ہوں ان کے لئے دعا گو ہوں کہ جس ذوق و شوق، جذبہ و لگن،  
 ایثار اور خلوص سے انہوں نے اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ کے بارے میں  
 غور و فکر کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور یہ جو جذبہ ہمیں منتقل ہوا  
 ہے رسول اللہ کی محبت کا جذبہ، فکر کا جذبہ، تفکر کا جذبہ، طرز فکر کا

جذبہ اس میں استحکام اللہ تعالیٰ عطا فرمائے میں حضور قلندر بابا اولیاء کی نسبت عطا فرمائے اور ہم اس جذبہ کو اس لگن کو ، اس ایثار کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود نہ رکھیں ، تمام امت مسلمہ میں اس کو پھیلانے کی کوشش کریں اور پوری نوع انسانی کو اس طرف متوجہ کریں ڈاکٹر نور محمد صاحب اور تمام منتظمین ، ورکشاپ کے تمام منتظمین ، منصور صاحب، وقار یوسف صاحب، کامران باسط صاحب اور جتنے بھی لوگ اس خوبصورت مجلس سے سجاوے میں معاون ہوئے اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو، ان کے جذبہ کو قبول فرمائے میرا اور آپ کا اللہ تعالیٰ ساتھی ہو ہم سب کی کوتاہیوں کو، لغزشوں کو، غلطیوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور ہمارے والدین کی مغفرت فرمائے آمین یا رب العالمین آپ سب حضرات کا بہت شکریہ